بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

عمرہ میں طواف وداع ضروری نہیں ہے

جمہور علماء کی رائے ہے کہ عمرہ کی ادائیگی کرنے والوں پر اپنے شہر یا وطن واپسی کے وقت طواف وداع واجب نہیں ہے۔ ہندوستان و پاکستان کے بیشتر علماء (جو مختلف فیہ مسائل میں قرآن وسنت کی روشنی میں امام ابوحنیفہؒ کی رائے کو راجح قرار دیتے ہیں) کی بھی یہی رائے ہے۔ سعودی عرب کے سابق مفتی شیخ عبدالعزیز بن بازؒ نے بھی معتمرین کے لئے طواف وداع کے واجب نہ ہونے کا فتویٰ دیا ہے جو انٹرنیٹ کے اس لنک پر پڑھا جاسکتا ہے۔

http://www.binbaz.org.sa/mat/19147

شیخ ناصرالدین البانیؒ کی بھی یہی قول ہے کہ عمرہ میں طواف وداع نہیں ہے جو انٹرنیٹ کے اس لنک پر سنا و پڑھا جاسکتا ہے۔

http://islamancient.com/play.php?catsmktba=48352

http://www.kulalsalafiyeen.com/vb/showthread.php?t=39793

عمرہ کی ادائیگی کی صورت میں طواف وداع کے واجب نہ ہونے کے عموماً مندرجہ ذیل دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

۱) کسی بھی ایک صحیح حدیث میں عمرہ کی ادائیگی کے بعد طواف وداع کے واجب ہونے کا تذکرہ موجود نہیں ہے۔

۲) نبی اکرم ﷺ نے متعدد عمرہ کئے، مگر کسی ایک عمرہ کی ادائیگی کے بعد بھی طواف وداع نہیں کیا۔

۳) عمرہ میں طواف وداع کے وجوب کے متعلق کسی صحابی کا کوئی قول کتب احادیث میں موجود نہیں ہے۔

۴) حضرت عائشہؓ نے حجۃ الوداع کے سفر میں حج کی ادائیگی کے بعد عمرہ کی ادائیگی کی تھی مگر کسی بھی حدیث میں عمرہ کی ادائیگی کے بعد حضرت عائشہؓ کا طواف وداع کرنا ثابت نہیں ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا فرمان (لَا یَنْفِرُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُونَ آخِرَ عَھْدِہٖ بِالْبَیْتِ کوئی شخص طواف کے بغیر مکہ مکرمہ سے روانہ نہ ہو) عمرہ کی ادائیگی میں طواف وداع کے واجب ہونے کے لئے دلیل نہیں بن سکتا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان (کوئی بھی حاجی طواف وداع کے بغیر مکہ مکرمہ سے روانہ نہ ہو، ہاں حائضہ عورت بغیر طواف وداع کے اپنے گھر جاسکتی ہے) حجۃ الوداع کے موقع پر حجاج کرام سے تھا، جیسا کہ جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اس حدیث کی تشریح مروی ہے کہ اس میں خطاب حجاج کرام سے ہے۔ شیخ عبدالعزیز بن بازؒ نے اپنے مذکورہ فتویٰ میں حضرت عبداللہ بن

عباسؓ کا قول تحریر کیا ہے۔ نیز بعض احادیث میں نبی اکرم ﷺ کا مذکورہ فرمان ان الفاظ کے ساتھ وارد ہوا ہے (مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرَ عَهْدِهِ الطَّوَاف بِالْبَيْتِ یعنی جن حضرات نے بیت اللہ کا حج کیا ہے وہ اپنا آخری عمل طواف کو بنائیں) جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم حج ادا کرنے والوں کے لئے ہے۔

رہی صحیح مسلم کی حدیث (اِصْنَعْ فِیْ عُمْرِکَ مَا کُنْتَ صَانِعاً فِیْ حَجَّتِکَ یعنی عمرہ میں وہ کرو جو حج میں کیا ہے) تو یہ حدیث عمرہ میں طواف وداع کے واجب ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ اس حدیث میں عمرہ میں طواف وداع کے واجب ہونے کا کوئی تذکرہ نہیں ہے اور اگر اس حدیث کو عموم پر لیا جائے تو پھر عمرہ میں بھی منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں جانا ضروری ہو جائے گا جس کا کوئی قائل نہیں ہے۔ نیز طواف وداع کے واجب قرار دینے میں عمرہ کو حج پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ عمرہ کے اعمال گھنٹوں میں جبکہ حج کے اعمال دنوں میں مکمل ہوتے ہیں۔

بعض حضرات نے ترمذی میں وارد حدیث (مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرَ عهدِهِ الطَّوَاف بِالْبَيْتِ) کو عمرہ میں طواف وداع کے وجوب کی دلیل بنائی ہے حالانکہ یہ حدیث ضعیف ہے خود امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد حدیث غریب کہا ہے۔ شیخ ناصر الدین البانیؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ منکر ہے یعنی اَوِ اعْتَمَرَ کا لفظ اس حدیث میں صحیح نہیں ہے۔ بڑا تعجب ہوتا ہے کہ فضائل کے باب میں ضعیف حدیث کو قابل تسلیم نہ سمجھنے والے حضرات موضوع بحث مسئلہ میں ضعیف حدیث سے وجوب کا حکم ثابت کر رہے ہیں۔

وضاحت: اگر کوئی شخص عمرہ کی ادائیگی کے بعد جلدی ہی مکہ مکرمہ سے روانہ ہو رہا ہے جیسا کہ سعودی عرب کے باشندے و قیام پزیر حضرات عموماً محدود پروگرام کے تحت عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ جاتے ہیں تو ان حضرات کے لئے امت مسلمہ طواف وداع کے واجب نہ ہونے پر متفق ہے۔ اختلاف صرف اس صورت میں ہے جب کوئی شخص عمرہ کی ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ میں مقیم رہے جیسا کہ عموماً سعودی عرب کے باہر سے آنے والے معتمرین۔ ان حضرات کے لئے بھی مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں جمہور علماء کی رائے ہے کہ طواف وداع واجب اور ضروری نہیں ہے۔ غرضیکہ عمرہ میں طواف وداع نہیں ہے۔

محمد نجیب سنبھلی قاسمی (najeebqasmi@yahoo.com)